سجدہ سہو کے طریقے

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

سجدۂ سہو (نماز میں بھول چوک کے سجدہ) کے دو طریقے ثابت ہیں:

پہلا طریقہ:

نمازی نماز مکمل کرے، سلام سے پہلے دو سجدے کر لے، پھر نماز کا سلام پھیر دے۔

❁ سیدنا عبداللہ بن بحینہ اسدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ ظہر میں (بھول کر) درمیانی تشہد پڑھے بغیر کھڑے ہو گئے، جب نماز پوری کر لی تو:

سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، فَكَبَّرَ فِي كُلِّ سَجْدَةٍ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ، وَسَجَدَهُمَا النَّاسُ مَعَهُ مَكَانَ مَا نَسِيَ مِنَ الْجُلُوسِ .

''(اس بھولے ہوئے تشہد کے بدلے میں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھے بیٹھے سلام سے پہلے دو سجدے کر لیے، لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا۔''

(صحيح البخاري : ١٢٣٠، صحيح مسلم : ٥٨٠)

❁ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کسی کو نماز میں شک ہو جائے کہ اس نے تین رکعتیں ادا کی ہیں یا چار، تو اسے چاہیے کہ شک ختم کرے، یقین پر بنیاد ڈالے:

ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ .

''پھر سلام سے پہلے دو سجدے کر لے۔''

اگر اس نے (بھول کر) پانچ رکعتیں پڑھ لی ہوں، تو ان دو سجدوں کی وجہ سے اس کی نماز جفت ہو جائے گی اور اگر چار پوری کرنے کے لیے (ایک رکعت) پڑھی ہے، تو وہ دو سجدے شیطان کے لیے ذلت کا باعث بنیں گے۔

(صحیح مسلم : ٥٧١)

❁ امام مکحول شامی اور امام زہری رحمہما اللہ فرماتے ہیں:

سَجْدَتَانِ قَبْلَ أَنْ يُّسَلِّمَ .

''سلام سے پہلے دو سجدے ہیں۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : ٣٠/٢، وسندهٗ حسنٌ)

دوسرا طریقہ:

سلام کے بعد دو سجدے کرے، پھر سلام پھیرے۔

❁ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی، ابراہیم (راویٔ حدیث) کہتے ہیں کہ معلوم نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (بھول کر نماز میں) کمی کی یا زیادتی کی، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا، تو عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! کیا نماز کے بارے میں کوئی نیا حکم آ گیا ہے؟ فرمایا: وہ کیا؟ عرض کیا: آپ نے ایسے ایسے نماز ادا فرمائی ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاؤں کو دوہرا کیا، قبلہ کی طرف رخِ انور پھیرا:

سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ .

''دو سجدے کیے، پھر سلام پھیرا۔''

جب ہماری طرف متوجہ ہوئے، تو فرمایا: اگر نماز میں کوئی نیا حکم آتا، تو میں آپ کو آگاہ

کرتا، لیکن میں بشر ہوں، جیسے آپ بھول جاتے ہیں، ایسے میں بھی بھول جاتا ہوں، جب میں بھول جاؤں، تو مجھے یاد کروا دیا کریں، جب کسی کو نماز میں شک پڑ جائے، تو درستی کے لیے سوچ بچار کرے اور اس کے مطابق نماز پوری کر لے۔

ثُمَّ يُسَلِّمُ، ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ .

''سلام پھیرے، دو سجدے کر لے۔''

(صحيح البخاري : ٦٠١)

❁ سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھائی، تین رکعت کے بعد سلام پھیر دیا، پھر اپنے گھر تشریف لے گئے، خرباق نامی آدمی کھڑا ہوا، جس کے ہاتھ قدرے لمبے تھے، اس نے کہا: اللہ کے رسول! اس نے آپ کا یہ فعل مبارک ذکر کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم غصے میں چادر گھسیٹتے ہوئے آئے اور فرمایا: کیا یہ سچ ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں! تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رکعت پڑھائی، پھر سلام پھیرا۔

ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ .

''دو سجدے کیے، سلام پھیرا۔''

(صحيح مسلم : ٥٧٤)

❁ سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

يُسَلِّمُ، ثُمَّ يَسْجُدُ، ثُمَّ يُسَلِّمُ .

''سلام پھیرے، سجدہ کرے، پھر سلام پھیرے۔''

(شرح مَعاني الآثار للطّحاوي : ١/٤٤٢، وسندهٗ حسنٌ)

تنبیہ ①:

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ فَسَهَا، فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ تَشَهَّدَ، ثُمَّ سَلَّمَ.

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو نماز پڑھائی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سہو ہوا، تو (سلام پھیرنے کے بعد) دو سجدے کیے، تشہد بیٹھے، پھر سلام پھیرا۔''

(سنن أبي داوٗد : ١٠٣٩، سنن التّرمذي : ٣٩٥)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن غریب'' امام ابن خزیمہ (١٠٦٢) اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (٢٦٧٠، ٢٦٧٢) نے ''صحیح'' اور امام حاکم رحمہ اللہ (١/ ٣٢٣) نے بخاری ومسلم کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

ثُمَّ تَشَهَّدَ کے الفاظ محمد بن سیرین کے شاگردوں میں سے صرف اشعث بن عبدالملک حمرانی نے بیان کئے ہیں، اگرچہ وہ ''ثقہ'' ہیں، لیکن یہ زیادت غیر محفوظ ہے،

امام ابن منذر (الاوسط: ٣/ ٣١٧)، امام بیہقی (٢/ ٣٥٥) اور امام ابن عبدالبر رحمہم اللہ (التمہید: ١٠/ ٢٠٩) وغیرہ نے ان الفاظ کو شاذ اور غیر ثابت قرار دیا ہے۔

امام ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَمْ أَسْمَعْ فِي التَّشَهُّدِ وَأَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يَّتَشَهَّدَ.

''میں نے تشہد کے بارے میں (کچھ) نہیں سنا، البتہ تشہد بیٹھنا مجھے پسند ہے۔''

(سنن أبي داؤد : ١٠١٠)

تنبیہ ②:

حدیث ابنِ مسعود (مسند الامام احمد: ١/ ٤٢٨۔٤٢٩، سنن ابی داوٗد: ١٠٢٨، السنن

الکبریٰ للنسائی : ۶۰۵، السنن الکبریٰ للبیہقی : ۲/ ۳۵۵۔۳۵۶) مرسل ہونے کی وجہ سے ''ضعیف'' ہے، ابوعبیدہ کا اپنے والد سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں۔

✿ امام ابن منذر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اَلْخَبَرُ غَيْرُ ثَابِتٍ .

''روایت ثابت نہیں۔'' (الأوسط : ۳/۳۱۷)

✿ حافظ بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا غَيْرُ قَوِيٍّ وَمُخْتَلَفٌ فِي رَفْعِهٖ وَمَتْنِهٖ .

''روایت غیر قوی ہے، اس کے مرفوع ہونے اور متن میں اختلاف ہے۔''

(السّنن الکبرٰی : ۲/۳۵٦)

تنبیہ (۳):

حدیث مغیرۃ بن شعبہ رضی اللہ عنہ (السنن الکبریٰ للبیہقی : ۲/ ۳۵۵) کی سند ''ضعیف'' ہے۔ محمد بن عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ جمہور کے نزدیک ''ضعیف'' اور ''سیء الحفظ'' ہے۔

✿ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

سَيِّئُ الْحِفْظِ، لَا يُحْتَجُّ بِهٖ عِنْدَ أَكْثَرِهِمْ .

''یہ سیء الحفظ ہے، اکثر ائمہ کے نزدیک قابل حجت نہیں۔''

(تُحفة الطّالب : ۳٤٥)

✿ حافظ بیہقی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

هٰذَا يَنْفَرِدُ بِهِ ابْنُ أَبِي لَيْلٰى، هٰذَا، وَلَا حُجَّةَ فِيمَا يَنْفَرِدُ بِهٖ لِسُوءِ حِفْظِهٖ، وَكَثْرَةِ خَطَئِهٖ فِي الرِّوَايَاتِ .

''اس روایت کو بیان کرنے میں ابن ابی لیلیٰ منفرد ہے،جس روایت میں یہ منفرد ہو، وہ حجت نہیں ہوتی، کیونکہ اس کا حافظہ خراب تھا اور روایات میں بہ کثرت غلطیاں کرتا تھا۔''

(معرفة السّنن والآثار : ٢٨٢/٣)

فائدہ:

امام ابن سیرین (سنن ابی داؤد: ١٠١٠، وسندہ صحیح)، امام شافعی (الام: ١/ ١٣٠)، امام احمد بن حنبل (مسائل احمد لابی داؤد: ٥٣)، امام ابراہیم نخعی (مصنف ابن ابی شیبہ: ١/ ٣١، وسندہٗ صحیح)، حکم بن عتیبہ اور امام حماد بن ابی سلیمان رحمہم اللہ (مصنف ابن ابی شیبہ: ١/ ٣١، وسندہ صحیح) اس طریقہ کو جائز اور درست سمجھتے تھے۔

❀❀❀❀❀❀❀